

## 29 اپریل آزاد کشمیر کا تاریخی دن۔۔ یوم ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد میں سے ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے خیر القرون صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں ملت اسلامیہ کا سب سے پہلا اجماع منکرین ختم نبوت کے کفر وارداد کے مسئلے پر ہی ہوا خود صادق الائیں خاتم النبین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں تمیں بڑے دجال کذاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اس پیش گوئی کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہی متعدد لوگوں نے دعویٰ نبوت کر دیا کچھ توہہ تائب ہو گئے اور کچھ مرتد شرعی سزا پا گئے انہی میں ایک مسلمہ کذاب بھی تھا جس نے آدھے عرب پر اپنی نبوت کا اعلان کیا جس پر سیدنا صدیق اکبرؑ نے اس کے مقابلے میں لشکر جرار بھیجا اور یمامہ کے مقام پر زبردست لڑائی ہوئی جب کہ اس موقع پر 1200 جاشاران مصطفیٰ صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کا نذر را نہ پیش کر کے ختم نبوت کی حفاظت کی جن میں سات سو کے قریب حفاظ کرام تھے اسلامی جنگوں میں یہ سب سے بڑا معرکہ ہے جس میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرام شہید ہوئے۔ انہی جھوٹے معیان نبوت میں ایک کذاب مسلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادریانی بھی ہے جسے سامراج نے اپنے ایجٹ کے طور پر پیدا کیا اس بدجنت نے بھی حضور خاتم النبین ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پہلے مجددیت پھر نبوت کا دعویٰ کیا اس وقت سے ہی تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام نے اس وقت بھی ختم نبوت کی حفاظت کے لیے ہزاروں ..... خوش قسمت عاشقان مصطفیٰ ﷺ ..... نے اپنے سینے گولیوں سے چھپنی کرائے ..... اور نعرہ متانہ ..... ختم نبوت زندہ باد لگاتے گئے ..... ساتھ ہی جام شہادت نوش کرتے ہوئے ..... اپنی جوانیاں آقا دوجہا ﷺ (فداہ ابی وائی) ..... کی حرمت پر شارکر کے ہمیشہ کے لیے حیات جاویدانی پا گئے ..... سینکڑوں علمائے کرام نے اپنی زندگیاں ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے جیل کی سلاخوں میں گزار دیں ..... ہزاروں خوش نصیبوں نے تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں ..... انہی میں سے ایک عاشق رسولؐ میسح محمد ایوب مرحوم جن کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع باغ سے تھا جنہوں نے ملت اسلامیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے آزاد کشمیر اسمبلی میں ایک ممبر کی حیثیت سے مکررین ختم نبوت قادریانیوں کے خلاف ایک قرارداد پیش کی تاکہ سرکاری طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت اور ان کے لیے حدود و قیود مقرر کیے جائیں چنانچہ 29 اپریل 1973 کی خوش نصیب لمحات کا وہ مرحلہ بھی آگیا جب آزاد کشمیر کی تاریخ ساز اسمبلی نے مسلم کافرنز کے دور حکومت میں میسح محمد ایوب مرحوم کی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی جس کے بعد پاکستان کی قوی اسمبلی نے نومبر 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا پھر صدر ریاء الحق مرحوم نے 1984ء میں ایک صدارتی ایکٹ کے زریعے قادیانیوں کے لیے حدود و قیود مقرر کیں اور آزاد جموں و کشمیر میں بھی پاکستان کے نافذ العمل قانونی دفعات کے مثال صدر آزاد کشمیر ریاستہ میسح سرا در عبدالرحمن نے بھی اکتوبر 1985ء میں ایکٹ کے زریعے ایک نئی دفعہ 298C کا اضافہ عمل میں لایا جس کے تحت کوئی قادیانی احمدی / لا ہوری گروپ جو کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتے ہوں یا اپنے عقیدے اور نظریات کی ترویج میں مصروف ہوں جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجرور ہوتے ہوں مذکورہ دفعات کی رو سے قادیانیوں کے لیے تین سال قید اور جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی اور آزاد کشمیر میں بھی منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے لیے حدود و قیود مقرر کی گئیں ان کے لیے تبلیغی کفر یہ سرگرمیوں، شعائر اسلام کے استعمال، مرتد خانوں کے نام اور تعمیر مساجد کی طرز پر کھنپ پر پاندی عائد کی گئی خلاف ورزی کی صورت میں C . B . A . 298 دفعات کے تحت جرمانہ اور قید کی سزا مقرر ہے -

آزاد کشمیر اسمبلی کا یہ عظیم کارنامہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے ایک اعزاز ہے اور تاریخ میں سنہری حروف کی شکل میں ایک یادگار کے طور پر آج بھی محفوظ ہے لیکن بدقتی اور افسوس کے ساتھ ہم یہ تحریر کرتے ہیں کہ جس خطہ میں سب سے پہلے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفر پر اجماع ہوا تھا اور اتنا ع قادیانیت آرڈیننس بھی موجود ہے لیکن اس کے باوجود اس خطے میں قادیانی شعائر اسلام کا استعمال، مساجد کی طرز پر عبادت گاہوں کی تعمیر اور آزاد نہ طور پر کفر یہ سرگرمیاں جاری رکھ کر، سرعام قانون اور آئین کا مذاق اڑاتے پھر رہے ہیں جب کہ قانون خاموش اور قانون کے محافظ تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں ..... کیوں ؟

28 فروری 2009ء مظفر آباد میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے وفد کی علمائے کرام سے اس مسئلے پر ملاقات کے بعد مفتی جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ چھتر مولا ناقاضی محمود الحسن اشرف صاحب کی تحریک اور سیکرٹری قانون کو لکھے گئے خط کے جواب میں حکومت آزاد کشمیر کے سیکرٹری نے جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور جملہ سپرنٹ نٹ صاحبان کو اتنا ع قادیانیت ایکٹ 1985 کی نقل ہمراہ ارسال کرتے ہوئے آزاد کشمیر میں راجح لعمل قانون کو اصل روح کے مطابق نفاذ کوئینی بنانے کا حکم نامہ جاری کیا جو کہ ایک خوش آئندہ اقدام ہے لیکن اس حکم نامے کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کو بھی عملی طور پر قادیانیوں کی خلاف قانون سرگرمیوں کا فوری نوش لینا چاہیے اگر حکومت خلک کشمیر میں گستاخان رسول قادیانیوں کو لگام

اور انہیں قانون کا پابند نہیں کرتی تو لازمی بات ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی حرمت پر جان دینے کو عین ایمان سمجھتا ہے کیوں کہ یہ کوئی سیاسی جماعت یا پارٹی کا معاملہ نہیں بلکہ رسول ﷺ کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جس کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ ایک ادنی سامسلمان جس نے اپنی ساری زندگی گناہوں میں گزاری ہواں کے اندر بھی ایمان کی چنگاری موجود ہوتی ہے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے نبی کی ناموس اور حرمت پر اٹھنے والی آنکھ اور زبان برداشت نہیں کر سکتا۔ بقول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس روا کو چوری کرے گا جی نہیں! چوری کرنے کا حوصلہ بھی کرے گا میں اس کے گریبان کی دھیجان اڑادوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا میں اس کا ساتھ کاٹ دوں گا میں حضور ﷺ کے سوا کسی کا نہیں جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے فتنمیں کھا کر آراستہ کیا میں ان پر نہ مر مٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور ان پر بھی جوان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقان ختم نبوت کا تماشہ دیکھتے ہیں ان چند حروف کے بعد ہم ملتمن ہیں آزاد کشمیر کے وزیر اعظم، صدر اور ممبر ان اسمبلی سے کہ 29 اپریل 1973 کو مکررین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف متفقہ طور پر پاس ہونے والی قرارداد کی مناسبت سے آزاد کشمیر میں ہر سال 29 اپریل کو عام سرکاری تعطیل کا اعلان کیا جائے اور اس دن یوم ختم نبوت منایا جائے اس کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کو حقیقی معنوں میں نافذ اعمال بنا کر قادیانیوں کو اس کا بند بنا�ا جائے اور ساتھی تحریک آزادی کے بیس کمپ میں قادیانیوں کے کفر یہ مرکز جو حقیقت میں را اور موساد کے دفاتر ہیں فور بند کیا جائے اس سے قبل کہ تحفظ نا موس رسالت ﷺ کے لیے کوئی احتجاجی تحریک شروع ہو..... اس موقع پر ہم تمام مسلمانوں سے بھی اپیل کرتے ہیں وہ حضور رحمۃ اللعائیین ﷺ کے ساتھ اپنے عشق و محبت اور وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ارد گرد نظر کھیں جہاں کوئی منکر ختم نبوت قادیانی / احمدی / مرزا کی جھوٹے مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں نظر آئے تو فوراً متعلقہ تھانے میں رپورٹ درج کرائیں یا مقامی سطح پر علمائے کرام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے مددار ان کو آگاہ کریں آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس موجود ہے لیکن ہماری بے حصی اور خاموشی کی وجہ سے اس کا نفاذ نہیں اگر آج ہی خطوط ختم نبوت کے لیے بیدار ہو جائے تو گستاخان رسول قادیانیوں । مرزا نبوں کو ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ہمت نہیں ہوگی ۔۔۔